نوحہ

جب تک علی اکبرؑ کی ماں زندہ ری روتی رہی
کڑیل جواں کی موت تھی خود زندگی روتی رہی

اکبرؑ تو مرنے کی رضا لے کر چلے شبیرؑ سے
ماںؑ پھر بھی جینے کی دعا دیتی رہی روتی رہی

میدان کو جب اکبرؑ چلے ماں نے دعائیں بڑھ کے دیں
جب تک نظر آیا پسر درپہ کھڑی روتی رہی

لاش پسر پر جس گھڑی شبیرؑ نے گریا کیا
شمر لعین ہنستا رہا روح نبیﷺ روتی رہی

مولاؑ نے جب کھینچی سناں رونے لگا خوں اسماں
سینے میں برچھی کی اَنی ٹوٹی ہوئی روتی رہی

بیٹی کا خط پڑھتے رہے بیٹے کے لاشے پر خود حسینؑ
اور دکھیاں ماں میت سے ہائے لپٹی ہوئی روتی رہی

شادی نہ بھائی کی ہوئی حسرت نہ پوری ہوسکی
اکبرؑ کی راہوں کو اک بہن ہائے دیکھتی روتی رہی

مادرؑ کی قسمت میں سہیلؔ اکبرؑ کا غم تنہا نہ تھا
وارث بھی رخصت ہوگیا بے وارثی روتی رہی